مولانا عبدالنعیم نعمانی

ضرورت احساس بیداری

ہر صاحب بصیرت اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ کسی ملک کی ہمہ جہتی ترقی میں سماج کا ایک خاص مقام ہوتا ہے۔ ایک بیدار مغز اور فعال معاشرہ ہی قوم کو ترقی اور خوشحالی عطا کر سکتا ہے۔ جب کسی قوم پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہونے لگیں اور قوم مسلسل پستی اور انحطاط کی طرف بڑھتی جا رہی ہو اس وقت افراد کی بیدار مغزی اور ذمہ داری کا احساس ہی اسے خواب غفلت سے بیدار کر سکتا ہے اور ترقی کے بام عروج تک پہنچا سکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ اقدار بلند اخلاق اور قربانی کے جذبات رکھنے والا معاشرہ پیدا ہی اس وقت ہوتا ہے جب قوم کا ہر فرد بیدار ہو اور ہر فرد میں ذمہ داری کا احساس ہو اور وہ اپنے حصہ کا کام خود انجام دینے کا عادی ہو وہ وقت کی قدر کرتا ہو اور زندگی کے ایک ایک لمحہ کو بامقصد سمجھتا ہو اس کے برعکس جو قوم نیم مردہ افراد پر مشتمل ہو جہاں وقت جیسی چیز کا کوئی مقصد نہ ہو۔ زندگی کی نعمت کی کوئی قدر و عزت نہ ہو اس کا من حیث القوم ترقی کے خواب دیکھنا محض خام خیالی ہے گذشتہ کچھ عرصہ سے ہمارے ملک کا یہ حال ہے کہ کرکٹ کا کوئی عالمی میچ ہو رہا ہو یا ایشیائی ریاستوں میں کسی سٹیڈیم میں اس وقت آپ کسی بڑی مارکیٹ یا سرکاری دفاتر میں چلے جائیں تو آپ دیکھیں گے کہ پورا عملہ کمنٹری سننے اور میچ دیکھنے میں مصروف ہے کسی تفریح گاہ میں چلے جائیے تو سینکڑوں لوگ بے مقصد تفریح کرتے ہوئے ملیں گے کسی عوامی تقریب میں شرکت کیجئے تو ہزاروں لوگ اپنا وقت کاٹتے ہوئے نظر آئیں گے کسی سیاسی ریلی کے قریب سے گزر جائیے تو آدمیوں کا ایک سیلاب ہو گا جو مجمع کی اہمیت بڑھا رہا ہو گا لیکن خود اسے نہیں معلوم کہ وہ یہاں کیوں آیا ٹیلی ویژن ریڈیو کے سامنے صبح و شام آپکو سینکڑوں افراد بیٹھے ہوئے ملیں گے جنہیں محض وقت گزاری کرنی ہے اور جن کا عزیز ترین مشغلہ ضیاع وقت ہے اس طرح درجنوں مواقع پر آپ لاکھوں کروڑوں انسانوں کو اس طرح بے مصرف وقت، ضائع کرتا ہوا دیکھیں گے جس سے آپ کے ذہن میں یہ سوال خود بخود قائم ہو جائے گا جس ملک کے باشندوں کی اتنی بڑی تعداد بے کار ہو اور جن کے اوقات اس قدر بے مصرف ہوں وہ ملک آخر کس طرح ترقی کر سکتا ہے اس کائنات کی کوئی معمولی سے معمولی چیز بے مقصد نہیں ہے۔ تو یہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے اس کا وجود بے مقصد اور بے مصرف کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن ہر جگہ ہزاروں اور لاکھوں لوگ اپنے وقت کا بڑی ہی بے دردی کے ساتھ ضیاع کرتے ہوئے دیکھے جا سکتے ہیں اس قوم کے بارے میں کیا رائے قائم کی جائے گی جس کے لاکھوں افراد روزانہ بلاسبب سڑکوں پر آوارہ

بقیہ 50 پر